تعارف وتبصرہ

(۱)

نام کتاب : **بیان القرآن** (حصہ اول)

تالیف : محترم ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ

بانی تنظیم اسلامی وصدر مؤسس مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور

مرتب : حافظ خالد محمود خضر

ضخامت: 520 صفحات سائز: 23x36/16 عمدہ کاغذ' خوبصورت ٹائٹل' نفیس جلد' قیمت: 400 روپے

ناشر: انجمن خدام القرآن سرحد' A-18 ناصر مینشن' ریلوے روڈ نمبر 2' شعبہ بازار پشاور

ملنے کے پتے: (۱) انجمن خدام القرآن سرحد' پشاور (۲) مکتبہ خدام القرآن' K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور

محترم ڈاکٹر اسرار احمد مدظلہ کسی معروف علمی گھرانے کی بجائے ایک عام مسلمان گھرانے میں پیدا ہوئے۔ ہاں اللہ تعالیٰ نے طبیعت سلیم عطا فرمائی اور ماحول بھی پاکیزہ میسر آیا' جس کی بدولت بچپن اور لڑکپن میں علامہ اقبال کے کلام کے ساتھ ساتھ ''مسدسِ حالی'' اور ''شاہنامہ اسلام'' کے مطالعہ سے شعوری سطح پر یہ بات واضح ہوگئی کہ دنیا میں مسلمانوں کی ذلت ورسوائی کا سبب یہ ہے کہ ان کا قرآن حکیم سے تعلق منقطع ہو چکا ہے۔ یعنی: ؎

وہ زمانے میں معزز تھے مسلماں ہو کر
اور تم خوار ہوئے تارکِ قرآں ہو کر!

اس شعور کا ظہور بچپن میں ہی آپ کے سیکنڈری سکول کے زمانے میں ہونے لگا۔ اسی زمانے میں آپ کا تعارف ''تفہیم القرآن'' اور پھر صاحبِ تفہیم القرآن سے ہوگیا' اور یہ تعارف و تعلق یہیں پر نہیں رکا بلکہ براہِ راست قرآن اور صاحبِ قرآن ﷺ سے ہوگیا۔ یہ تعارف و تعلق اتنا بڑھا کہ قرآن نے آپ کو مسخر کر لیا اور آپ نے صاحبِ قرآن ؐ کے مشن کو اپنی زندگی کا مشن بنانے کا عزم مصمم کر لیا۔

آپ نے ایم بی بی ایس کی تعلیم کے باوجود خدمت قرآن کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی۔ اسلام کی نشأۃِ ثانیہ کا یہی وہ جذبہ ہے جو ڈاکٹر صاحب کو کسی پل آرام سے نہیں بیٹھنے دیتا۔ آپ کا درسِ قرآن درس برائے درس نہیں ہوتا بلکہ اس میں ایک مقصدیت کارفرما ہوتی ہے' اور وہ مقصد یہ ہے کہ اُمت مسلمہ قرآنی احکامات کو سمجھے اور ان پر عمل پیرا ہو۔ اللہ تعالیٰ نے محترم ڈاکٹر صاحب کے بیان وکلام میں جو وارفتگی اور جوش وخروش رکھا ہے وہ اس

کے کلام ہی کا فیض ہے' اور اس حوالے سے آپ کو جو عزت و مقام حاصل ہوا ہے وہ دراصل اس کلام اللہ کے بیان کی وجہ سے ہے۔ بقول شاعر: ؎

اُنہی کے مطلب کی کہہ رہا ہوں زبان میری ہے بات ان کی
اُنہی کی محفل سجا رہا ہوں چراغ میرا ہے رات ان کی!

اور بقول حسان بن ثابت رضی اللہ عنہ

ما ان مدحتُ محمدًا بمقالتی
لٰکن مدحتُ مقالتی بمحمّدٍ

یعنی میرے کلام واشعار کی وجہ سے محمد ﷺ کی تعریف میں اضافہ نہیں ہوا بلکہ میرے کلام کو جو ارفع واعلیٰ مقام حاصل ہوا ہے وہ اس سبب سے کہ اس میں حضور ﷺ کا ذکر ہو گیا ہے۔ کم وبیش اسی طرح کی کچھ نسبت صاحب ''بیان القرآن'' کو قرآن کی وجہ سے حاصل ہو گئی ہے۔ ؎

خدا نے اس کو دیا ہے شکوہِ سلطانی کہ اس کے فقر میں ہے حیدری و کراری
نگاہِ کم سے نہ دیکھ اس کی بے کلاہی کو یہ بے کلاہ ہے سرمایۂ کلاہ داری!

راقم کا یہ مشاہدہ ہے کہ اس وقت پورے کرۂ ارض پر جہاں بھی اردو بولنے اور سمجھنے والے مسلمان ہیں اور ان میں سے جن کو کچھ اسلام سے دلچسپی ہے وہ ''بیان القرآن'' اور محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب سے بخوبی واقف ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ بیان القرآن کی آڈیو/ویڈیوز/سی ڈیز اور ڈی وی ڈیز تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں۔ اور کتنی ہی انجمنیں اور خوش نصیب لوگ ہیں جو ان ڈی وی ڈیز کی کاپیاں بنا بنا کر عام کر رہے ہیں۔ محترم ڈاکٹر اسرار احمد صاحب نے ''بیان القرآن'' کے ذریعے کوشش کی ہے کہ لوگوں کے دلوں میں قرآن کی عظمت اور اس کا جاہ وجلال اُجاگر ہو۔ نیز یہ جس چیز کی دعوت دیتا ہے اس کو کھول کھول کر واضح فرمایا ہے۔ قاری اور سامع کو دعوت دی ہے کہ وہ قرآن کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے دل کی گہرائیوں سے یہ صدا لگائیں کہ ﴿اِنَّ صَلَاتِیۡ وَنُسُکِیۡ وَمَحۡیَایَ وَمَمَاتِیۡ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ ﴾۔

''بیان القرآن'' محترم ڈاکٹر صاحب کا عالمی شہرت کا حامل وہ دورۂ ترجمۂ قرآن ہے جو موصوف نے ۱۹۹۸ء کے رمضان المبارک کی مقدس راتوں میں قرآن اکیڈمی کراچی کی جامع مسجد میں فرمایا تھا۔ اللہ تبارک وتعالیٰ نے اس دورۂ ترجمۂ قرآن کو اتنا قبولِ عام عطا فرمایا کہ دنیا بھر کے مختلف ٹی وی چینلز نے سیٹلائٹ کے ذریعے اس کو پورے کرۂ ارض پر دن کے چوبیس گھنٹوں میں تین تین بار دہرا دہرا کر ٹیلی کاسٹ (نشر) کیا۔ ملت اسلامیہ کے تمام مکاتب فکر کے خواتین وحضرات نے مسلکی تعصبات سے بالاتر ہو کر بڑے ہی انہماک اور جوش و جذبے سے اس کو سنا' ہر ایک نے اپنی اپنی ذہنی استعداد کے مطابق اسے سمجھا اور خوش نصیب لوگوں نے اس کے نتیجے میں اپنی زندگیاں احکامِ الٰہی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش شروع کر دی۔ اس دورۂ ترجمۂ قرآن میں ترجمہ و مختصر تشریح کے ساتھ سامعین کے ذہن میں بہت عمدگی سے یہ بات واضح فرمائی گئی ہے کہ قرآن مجید صرف حصولِ ثواب کے لیے نازل نہیں ہوا...... اگرچہ یہ حصول ثواب کے لیے بھی ہے' مگر اس کے نزول کی اصل غرض و غایت

انسانی زندگی کے تمام شعبوں میں ایسی ہدایت و رہنمائی ہے جو ہر قسم کے شکوک وشبہات کے شائبہ سے بالاتر ہے۔

محترم ڈاکٹر صاحب کو اللہ تعالیٰ نے اسلوبِ خطابت میں ایک خاص وصف عطا فرمایا ہے کہ مشکل اور پیچیدہ مضامین کو انتہائی سہل انداز میں واضح فرما دیتے ہیں اور سامعین و ناظرین کو اصطلاحات کے گورکھ دھندے میں الجھانے کی بجائے احکاماتِ قرآنی کو اس طرح واضح فرماتے ہیں کہ وہ سامع کے قلب و ذہن میں اتر جائیں اور کوئی اشکال وابہام باقی نہ رہے۔

زیرتبصرہ کتاب اس ''بیان القرآن'' میں سے سورۃ الفاتحہ اور سورۃ البقرۃ پر مشتمل ہے۔ کتاب کے شروع میں محترم ڈاکٹر صاحب حفظہ اللہ کی تحریر کردہ چھ صفحات پر مشتمل ''تقدیم'' ہے جو ''بیان القرآن'' کی وجہ تالیف بیان کرتی ہے۔ مزید برآں قریباً ۱۶۰ صفحات ''تعارفِ قرآن وعظمت قرآن'' پر مشتمل ہیں جو کہ طالبانِ علومِ قرآن کو بیسیوں کتب کی مراجعت سے مستغنی کر دیتے ہیں۔ اگر یہ کہا جائے کہ یہ کتاب ''بقامت کہتر و لے بقیمت بہتر'' کا مصداقِ کامل ہے تو بے جا نہ ہوگا۔ زیرتبصرہ کتاب جہاں معنوی اعتبار سے لاثانی ہے وہیں صوری اعتبارات سے بھی لاجواب ہے۔ کاغذ وطباعت کے عمدہ ہونے کے ساتھ جلد بھی مضبوط اور دیدہ زیب ہے۔

بیان القرآن (حصہ اول) کی ترتیب وتسوید کی خدمت حافظ خالد محمود خضر (مدیر شعبہ مطبوعات قرآن اکیڈمی لاہور) نے سرانجام دی ہے اور انجمن خدام القرآن سرحد پشاور اور اس کے روحِ رواں محترم ڈاکٹر محمد اقبال صافی صاحب نے اسے کتابی صورت میں شائع فرما کر ایک اہم دینی ضرورت کو پورا کرنے کی سعی و جہد کی ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کی مساعی کو قبول فرمائے اور محترم ڈاکٹر اسرار احمد حفظہ اللہ کو صحت و عافیت کے ساتھ اپنے دین متین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اور ہمیں ان کے فیوض و برکات سے بہرہ مند فرمانے کے ساتھ ساتھ اُن کی تعلیمات کو حرزِ جاں بنانے کی توفیق عطا فرمائے اور اس بیان القرآن کو اُمت مسلمہ کی بیداری کا ذریعہ بنا دے۔ آمین یا ربّ العالمین!

(تبصرہ نگار: شیخ رحیم الدین)

(۲)

نام کتاب : دورِ حاضر کے مالی معاملات کا شرعی حکم

مصنف : شیخ الحدیث مولانا حافظ ذوالفقار علی

ضخامت: 208 صفحات' قیمت: درج نہیں ہے

ملنے کا پتہ: ابوہریرہ اکیڈمی' 37۔کریم بلاک' علامہ اقبال ٹاؤن لاہور

دین اسلام ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جس میں زندگی کے ہر شعبے کے لیے رہنمائی موجود ہے۔ عصر حاضر معاشیات کا دور کہلاتا ہے' کیونکہ دنیا پر معاشرتی وسیاسی غلبے کے لیے بظاہر فیصلہ کن اہمیت کسی ملک کے معاشی نظام وترقی کو حاصل ہے۔ قرآن مجید اور اللہ کے رسول ﷺ کی احادیث میں قیامت تک کے آنے والے مسائل کا حل نصاً' قیاساً یا مصلحتاً موجود ہے۔ علماء نے ہر دور میں اجتہاد بالنص' اجتہاد بالقیاس اور اجتہاد بالقواعد العامہ کے